چراغِ ہدایت

اہلسنت و جماعت (بریلوی مسلک) اور دیوبندیں
کے درمیان اختلافات سے متعلق ایک بہت ہی سنجیدہ
متین اور ٹھوس علمی تحریر جس کے مطالعہ کے بعد آپ
حق و باطل کا بڑی آسانی سے فیصلہ کر سکتے ہیں

علامہ سید محمود احمد رضوی

مکتبہ رضوان گنج بخش روڈ لاہور

چراغِ ہدایت

○

اہلسنت و جماعت (بریلوی مسلک) اور دیوبندیوں
کے درمیان اختلافات سے متعلق ایک بہت ہی سنجیدہ،
متین اور ٹھوس علمی تحریر جس کے مطالعہ کے بعد آپ
حق و باطل کا بڑی آسانی سے فیصلہ کر سکتے ہیں

○

علامہ سید محمود احمد رضوی

— ناشر —
مکتبۂ رضوان، گنج بخش روڈ لاہور

جملہ حقوق بحق مصنّف محفوظ ہیں

نام کتاب ——— چراغِ ہدایت
مؤلف ——— علاّمہ سیّد محمود احمد رضوی
ناشر ——— مکتبہ رضوان دربار روڈ لاہور
تعداد ——— ایک ہزار
مطبع ——— نصرت پریس لاہور
بار اوّل ——— ستمبر ۱۹۸۹ء
خطاط ——— محمد امین قصوری برکاتی
قیمت ——— /.. روپے
18 —

حسب فرمائش
حضرت علامہ صاحبزادہ سیّد مصطفےٰ اشرف رضوی ایم اے
نائب امیر مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

چراغِ ہدایت

قصور سے ایک صاحب جن کا نام ہے مولوی فضل محمد امام مسجد کوٹ رکن الدین نے "چراغ سنت" نامی ایک کتاب شائع کی ہے۔ اس کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ علماءِ دیوبند حق پر ہیں اور علمائے بریلی نے ان کو بدنام کرنے کے لئے ان کی طرف جو عبارتیں اور عقائد منسوب کئے ہیں وہ محض افتراء بہتان ہے۔ اس کتاب کو شائع ہوئے کافی دن ہو چکے ہیں۔ شروع ہی سے احباب کا اصرار رہا کہ اس کتاب کا جواب دیا جائے۔ مگر ہم اس لئے خاموش رہے ہیں یہ کوئی نئی چیز نہ تھی۔ اس کتاب میں جو کچھ ہے اس کے مکمل و مدلل جواب میں ضخیم کتابیں اور رسائل چھپ چکے ہیں۔ پھر اس میں کیوں وقت ضائع کیا جائے۔ دُوسرے یہ رکھی تھی کہ اپنے مسلک و مذہب کو مدلل طور پر بیان کر دیا جائے اور فضول بحثوں میں نہ پڑا جائے، مگر ایک تو احباب کے اصرار نے مجبور کیا اور دوسری طرف بعض اخبار و رسائل نے چراغِ سنت پر تبصرہ کیا۔ خصوصًا جماعتِ اسلامی کے آرگن "المنیر"[1] نے اس کتاب پر سب سے طویل تبصرہ کیا۔ بلکہ "المنیر" نے اسی نوع کے ایک پمفلٹ پر بھی تبصرہ کیا جو حضرات دیوبند کی طرف سے شائع ہوا اور اس تبصرہ کے متعلق ہماری رائے یہ ہے کہ اس میں دیانت داری سے کام نہیں لیا گیا۔ بلکہ گول

---

[1] واضح ہو یہ "المنیر" وہی رسالہ ہے جو آجکل فیصل آباد سے المنبر کے نام سے شائع ہو رہا ہے جس کے مدیر مشہور غیر مقلد مولوی عبدالرحیم اشرف ہیں جس زمانہ میں وہ المنیر نکالتے تھے۔ اس وقت جماعتِ اسلامی کے سرگرم رکن تھے اس کے بعد وہ علیحدہ ہو گئے آجکل "المنبر" کے ذریعہ بظاہر درسِ اتفاق و اتحاد دیتے ہیں۔

۶ : یہ شرک و کفر ہے۔ بریلوی حضرات سے ہمارا جھگڑا یہی ہے۔ ص۴۲
۷ : کچھ رسالے بریلویوں نے لکھے ہیں جن کا تانا بانا مکر و فریب ہے اگر خدا کی مہربانی سے علمائے دیوبند کا ظہور نہ ہوتا تو آپ لوگ بزرگوں کے بُت بنا کر مسجدوں میں پُوج رہے ہوتے ص۱۲۵

یہ چند عبارتیں چراغِ سنت کی ہیں ان کو پڑھ لیجئے اور غور کیجئے کہ ایک طرف تو مصنّف چراغ سُنّت اعلحضرت بریلوی پر یہ الزام رکھتا ہے کہ وہ خواہ مخواہ لوگوں کو کافر کہہ رہے ہیں لیکن دوسری طرف اس کا یہ حال ہے کہ فروعی مسائل کے معنی و مطلب اپنے جی سے گڑھ کر بلا تکلف کفر و شرک کے الفاظ استعمال کر رہا ہے۔ نذر و نیاز گیارھویں وغیرہ جو فروعی مسائل ہیں ان کو خالص مشرکانہ چیز کہہ رہا ہے۔

اسی کو کہتے ہیں — چوری اور سینہ زوری
کہ کفر و شرک کے ناحق فتوے خود دیتا ہے اور بدنام کرتا ہے علماء بریلی کو!

اصل مبحث

ہم یہ لکھ چکے ہیں کہ مصنف چراغِ سنت نے کتاب کے اکثر اوراق مسائل مختلف فیہ پر بحث میں صرف کئے ہیں (یعنی ص۱ سے لے کر ص۱۲۷ تک)، مسائل مختلف فیہ سے فی الحال ہم نے اس لئے بحث نہیں کی کہ ان کے متعلق علمائے اہل سُنت و جماعت کے کافی رسائل موجود ہیں جن میں مسائل مختلف فیہ سے متعلق مدلل و مکمل بحث ہے اور علمائے دیوبند کے اعتراضات کے جوابات بھی درج ہیں۔ ان اوراق میں تو دراصل ہمیں مصنف چراغِ سنت کے اسی فریب کا پردہ چاک کرنا ہے جس کی ابتداء اس نے چراغِ سنت کے ص۱۴۲ سے لے کر ص۱۷۹ تک کی ہے اور اگر دیکھا جائے تو اصل کتاب کی جان ہی یہ چند صفحات ہیں اور انہیں کے متعلق ہم کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

(والصلوۃ والسلام) یہ ہے وہ دعویٰ جس کو مولوی فردوس علی شاہ نے بڑے شد و مد کے ساتھ بیان کیا ہے۔ آئیے! ذرا دیوبندی عقائد کی پڑتال کریں دیوبندیوں اور شیعوں کی جانی

مصنّف چراغِ سُنّت کا دعویٰ

بریلویوں کی بلیک مارکیٹ کے عنوان سے سب سے پہلا دعویٰ تو مصنف چراغِ سنت نے یہ کیا ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ انگریز کے ایجنٹ ہیں اور خاص انگریزی سکیم کے ماتحت انہوں نے علماء دیوبند کو بدنام کرنے کے لئے ان پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اگر مصنّف چراغِ سنت اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو اس کے ثبوت میں اس کو کوئی دلیل کوئی دستاویز پیش کرنی چاہیئے تھی اور یہ ثابت کرنا چاہیئے تھا کہ اعلحضرت بریلوی علیہ الرحمۃ نے علماء دیوبند کی مخالفت انگریزی سکیم کے ماتحت کی تھی لیکن وہ اپنے دعوے کے ثبوت میں کوئی دلیل نہیں پیش کر سکا جس سے اظہر من الشمس ہو گیا کہ مصنّف چراغِ سنت فریبی ہے۔ جھوٹا ہے۔ اپنے بزرگوں کی بداعمالیوں کو چھپانے کے لئے فریب سے کام لیتا ہے اور جھوٹے الزام قائم کرتا ہے اس موقع پر قارئین سے مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ وہ انصاف کریں اور دیانت داری سے غور کریں کہ اگر مصنف چراغ سنت سچا تھا تو اس کو دلیل سے یہ بات ثابت کرنی چاہیئے تھی کہ اعلیٰ حضرت بریلوی انگریز کے آدمی تھے۔ لیکن اس کے برعکس ہم دلیل سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ علمائے دیوبند نے اسلام کے نام سے جو انجمنیں قائم کیں اس میں انگریز کا ہاتھ تھا۔ ہماری یہ عادت نہیں کہ بازاریوں کی طرح جو منہ میں آئے کہہ دیں اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کسی پر غلط الزام عائد کریں۔ ہم بفضلہٖ تعالیٰ جو کچھ کہیں گے دلیل سے کہیں گے اور علمائے دیوبند کی تصنیف شدہ کتابوں کے حوالوں سے ثابت کریں گے۔ مصنّف چراغِ سنت نے تو اعلحضرت بریلوی علیہ الرحمہ کے متعلق یہ لکھ دیا کہ یہ سب کچھ انہوں نے انگریزی سکیم کے ماتحت کیا مگر دلیل کچھ نہ دی اور نہ کسی معتبر تاریخ کا حوالہ دیا اور نہ انشاء اللہ قیامت تک وہ اپنے اس دعویٰ پر کوئی دلیل لا سکے گا لیکن ہم ثابت کرتے ہیں کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی جن کو دیوبندی شہید کہتے ہیں

اور روحانی یگانگت اور ظاہری و اعتقادی رشتہ داری کے وسیع پروگرام پر پردہ تو نہیں ڈالا جا رہا ہے۔ حقیقت میں شیعوں اور دیوبندیوں کے عقائد ملتے جلتے ہیں۔ سُنئے اور سر دُھنیے شیعہ تم

اور جن کو جنگِ آزادیٔ ہند کا ہیرو ان لوگوں نے بنا رکھا ہے۔ دراصل خالص انگریز کا پٹھو تھا۔ جس کا مختصر حال یہ ہے :-

ہندوستان اور انگریز

جب ہندوستان پر انگریز کا غلبہ تھا تو اس ملک کے صوبوں میں پنجاب و سرحد طاقتور صوبے تھے۔ پنجاب میں سکھ اور سرحد میں مسلمان طاقتور تھے اور یہ دونوں صوبے انگریز کو اپنے پھٹے پر ہاتھ نہ رکھنے دیتے تھے۔ انگریزوں کو ان دونوں صوبوں سے سخت خطرہ تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر یہ دونوں صوبے قبضے میں نہ آئے تو حکومت متزلزل رہے گی۔ ضرورت تھی کہ ان دونوں صوبوں کو قبضوں میں لایا جائے ؛ چنانچہ انگریز نے سیّد احمد بریلوی اور مولوی اسماعیل دہلوی کو اپنا آلہ کار بنایا تاکہ یہ لوگ سکھوں سے جہاد کی آڑ میں صوبہ سرحد کے مسلمانوں کی طاقت کو بھی ختم کر دیں اور اس طرح انگریز صوبہ سرحد کو بھی اپنی قلمرو میں شامل کر لیں ؛ چنانچہ سیّد احمد اور مولوی اسمٰعیل دونوں نے سکھوں اور سرحدی مسلمان سے لڑائی کی۔

یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے اور بہت گہری عقل سے سوچنے کی بات ہے کہ جب انگریز ہندوستان پر اپنے پنجے جما رہا تھا تو ایسے وقت میں سب سے پہلے غیر ملکی طاقت انگریز کو ختم کرنے کی ضرورت تھی۔ جہاد پہلے انگریزوں سے کرنا چاہیئے تھا مگر مولوی اسمٰعیل دہلوی نے یہ عیاری کی کہ انگریزوں سے تو جہاد کو منع کر دیا اور سکھوں سے جہاد کا ڈھونگ رچایا اور اس پردہ میں بھی دراصل صُوبہ سرحد کے مسلمانوں کی قوت کو ختم کرنا مقصود تھا۔

ثبوت ملاحظہ ہو :-

انگریزوں سے جہاد حرام

حیاتِ طیبہ مرزا حیرتؔ دہلوی مطبوعہ فاروقی دہلی صـ۲۹٦ میں ہے۔

"کلکتہ میں جب مولانا اسمٰعیل صاحب نے جہاد کا وعظ فرمانا شروع کیا ہے اور

کرتے ہیں اور جب دیوبندیوں کے قطب الارشاد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مر گئے تو دنیاءِ دیوبندیت میں کہرام مچ گیا اور تمام دیوبندیوں نے ماتم کیا۔ ملاحظہ ہو مرثیہ مولوی محمود الحسن دیوبندی صـ۳

سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی ہے تو ایک شخص نے دریافت کیا آپ انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا ان پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں ہے۔ ایک تو ہم ان کی رعیت ہیں اور دُوسرے ہمارے مذہبی ارکان کے ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے۔ ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ ان پر [illegible] حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں"

یہی واقعہ تاریخ عجیبہ محمد جعفر تھانیسری مطبوعہ فاروقی دہلی صـ۴۲ میں درج ہے اور سنیئے اسی تاریخ عجیبہ کے صفحہ ۹۱ میں سید احمد کا یہ مقولہ درج ہے :-

"ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں اور خلافِ اصُولی مذہب طرفین کا خون بلا سبب گرا دیں"

قارئین کرام! سُنا آپ نے یہ ہیں دیوبندیوں کے امام اور شہید مولوی اسمٰعیل دہلوی جو انگریزوں پر عدمِ جہاد کا فتویٰ دے رہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ انگریزوں سے عدمِ جہاد کا فتویٰ دینا۔ یقیناً انگریزوں سے دوستی کے مترادف ہے اور صاف بتا رہا ہے کہ سکھوں سے جہاد کرنا اسلامی جہاد نہ تھا۔ بلکہ انگریزوں کی دوستی کا حق ادا کرنا تھا اور سکھوں کی قوت توڑ کر انگریزوں کا پنجہ جمانا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ سید صاحب اور اسمٰعیل کی تیاریٔ جہاد پر انگریز خاموش رہے اور نکتہ چینی نہ کی بلکہ مدد کی سُنئے :-

تواریخ عجیبہ صـ۱۸۲ میں ہے :

"اس سوانح اور نیز مکتوباتِ منسلکہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سیّد صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کا ارادہ ہرگز نہ تھا وہ اس آزاد عملداری کو اپنی ہی عملداری

ع جہاں تھا خندہ و شادی وہاں ہے نوحہ و ماتم

شیعہ صحابہ کرام کو ملعون و مردود کہتے ہیں اور دیوبندیوں کے نزدیک صحابہ کو ملعون و مردود

سمجھتے تھے اور اس میں شک نہیں کہ اگر سرکار انگریزی اس وقت سید صاحب کے خلاف ہوتی تو ہندوستان سے سید صاحب کو کچھ مدد نہ پہنچتی مگر سرکار انگریزی اس وقت دل سے یہ چاہتی تھی کہ سکھوں کا زور کم ہو۔،،

اور سُنیئے حیات طیبہ صفحہ ۳۰۲ پہ لکھا ہے :۔

ستید صاحب کے پاس مجاہدین جمع ہونے لگے تو سید صاحب نے مولانا اسمٰعیل کے مشورہ سے شیخ غلام علی رئیس الہ آباد کی معرفت لفٹنٹ گورنر ممالکِ مغربی شمالی کی خدمت میں اطلاع دی کہ ہم لوگ سکھوں پر جہاد کرنے کی تیاری کرنے کو ہیں۔ سرکار کو اس میں کچھ اعتراض نہیں ہے۔ لفٹنٹ گورنر صاحب نے صاف لکھ دیا کہ ہماری عملداری میں اور امن میں خلل نہ پڑے تو ہمیں کچھ سروکار نہیں ،،

بتائیے کیا مجاہدینِ اسلام ایسے ہی ہوتے ہیں کہ انگریز ایسے دشمن اسلام سے سکھوں پہ جہاد کی اجازت چاہی جائے اور انگریز سے تعرض نہ کیا جائے۔

اور سُنیئے تواریخ عجیبہ صفحہ ۸۹ پہ لکھا ہے :۔

اس وقت ہر شہر، قصبہ اور گاؤں واقعہ برٹش انڈیا یعنی انگریزی عملداری واقع ہند میں علانیہ سکھوں پہ جہاد کرنے کا وعظ ہوتا تھا (اس کے بعد لکھا ہے) اس کے بعد جب ستید صاحب ملکِ یاغستان میں پہنچ کر سکھوں سے جہاد میں مصروف تھے اس وقت ایک ہنڈوی سات ہزار روپے کی جو بذریعہ ساہوکارانِ دہلی مرسلہ محمد اسحاق صاحب بنامِ ستید صاحب روانہ ہوئی تھی۔ ملک پنجاب میں وصول نہ ہونے پر اس سات ہزار روپیہ کی واپسی کا دعویٰ عدالتِ دیوانی میں دائر ہو کر ڈگری ہوا اور پھر بہنگامِ اپیل عدالتِ عالیہ دیوانی ہائی کورٹ آگرہ میں بھی حکم ڈگری ہوا۔ اور پھر بہنگامِ اپیل عدالتِ عالیہ دیوانی ہائی کورٹ آگرہ میں بھی حکم ڈگری بحق مُدعی بحال رہا۔"

کہنے والا اہلسنت سے بھی خارج نہیں ہوتا (فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ مولوی رشید احمد گنگوہی) نیز دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے امداد الفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۱۳۸ پہ لکھا ہے کہ

کہیے جناب! یہ سات ہزار کی ہنڈی کس نے بھیجی۔ کیا بالواسطہ یہ انگریزوں کی امداد نہ تھی؟

اور سُنیئے! سیرت ستید احمد مولوی ابوالحسن ندوی حصہ اوّل کے صفحہ ۱۹۰ پر لکھا ہے:

"اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ انگریز گھوڑے پہ سوار چند پالکیوں میں کھانا رکھے کشتی کے قریب آیا اور۔ پوچھا کہ پادری صاحب کہاں ہیں۔ حضرت نے کشتی پر سے جواب دیا کہ میں یہاں موجود ہوں۔ انگریز گھوڑے پہ سے اُترا اور ٹوپی ہاتھ میں لئے کشتی پہ پہنچا اور مزاج پُرسی کے بعد کہا کہ تین روز سے میں نے اپنے ملازم یہاں کھڑے کر دیئے تھے کہ آپ کی اطلاع کریں۔ آج انہوں نے اطلاع کی کہ اغلب یہ ہے کہ حضرت قافلہ کے ساتھ تمہارے مکان کے سامنے پہنچیں۔ یہ اطلاع پا کر غروبِ آفتاب تک میں کھانے کی تیاری میں مشغول رہا۔ تیار کرانے کے بعد لایا ہوں۔ ستید صاحب نے حکم دیا کہ کھانا اپنے برتنوں میں منتقل کر لیا جائے۔ کھانا لے کر قافلے میں تقسیم کر دیا گیا اور انگریز دو تین گھنٹہ ٹھہر کر چلا گیا ،،

کہئے فردوس شاہ صاحب! انگریز بے وقوف نہیں جو بلا کسی وجہ کے خاطر کریں اور قافلہ کے قافلہ کو کھانا کھلائیں اور آمد آمد کا انتظار کریں۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے پھر دو تین گھنٹہ بیٹھ کر گفتگو کر کے چلا گیا۔ یہ کیا گفتگو ہوئی۔

ستید احمد صاحب سے انگریز دوستی، خاطر تواضع اور دو تین گھنٹہ کی رازدارانہ گفتگو صاف صاف بتا رہی ہے کہ ستید صاحب حقیقتاً انگریز کا کام کر رہے تھے اور اس کے ٹھو بنے ہوئے تھے۔ سکھوں سے جہاد کا تو صرف نام تھا۔

اور ذرا یہ بھی سُن لیجئے۔ تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفحہ ۲۷۰ پہ لکھا ہے:

حضرت (مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی) نے اس سلسلہ میں فرمایا کہ حافظ جانی

شیعہ کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اور چلتے چلتے دیوبندیوں اور شیعوں کی رشتہ داری بھی ملاحظہ فرماتے جائیں۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے پاس ایک سوال آیا۔ ہم سوال اور جواب بعینہٖ

ساکن انبیٹھ نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ ہم قافلہ میں ہمراہ تھے۔ بہت سی کرامتیں وقتاً فوق
حضرت سید صاحب سے دیکھیں۔ مولوی عبدالحی لکھنوی و مولوی اسماعیل صاحب دہلو
اور مولوی محمد حسین صاحب رامپوری بھی ہمراہ تھے اور یہ سب حضرات سید صاحب کے
ہمراہ جہاد میں شریک تھے۔ سید صاحب نے پہلا جہاد مسمی یار محمد خاں حاکم یاغستا
سے کیا تھا،،

قارئین کرام! اب ذرا سوچئے اور غور کیجئے کہ دیوبندیوں کے سید احمد و اسمٰعی
دہلوی نے ڈھونگ تو سکھوں سے جہاد کا رچایا۔ مگر انہیں چھوڑ کر سب سے پہلا جہا
مسلمانانِ یاغستان پر کیا۔ خُدا کے لئے غور کیجئے کہ پہلا جہاد مسلمانوں پر کیوں کیا؟

ان تاریخی حوالوں سے واضح ہوگیا کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی اور سید احمد دونوں انگ
کے ایجنٹ تھے۔ سکھوں پہ جہاد کا نام تھا مگر مقصود اس سے انگریز کے قدموں کو مضبوط کر
تھا۔ اب پوچھئے مصنف چراغِ سُنّت سے کہ انگریز کے ایجنٹ اعلیٰحضرت بریلوی تھے یا
تم اور تمہارے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی اور سید احمد بریلوی تھے؟

غرضیکہ مولوی اسمٰعیل دہلوی اور ان کے پیر رشید احمد گنگوہی دونوں نے انگریزوں
پر عدم جہاد کا فتویٰ دیا اور یہاں تک کہا جو ان سے لڑے مسلمانوں پر فرض ہے کہ
وہ ان سے لڑیں۔ ہم ان کی رعایا ہیں۔ ان کی حکومت میں ہمیں امن ہے ان کی دعوتیں
اڑائیں سات سات ہزار کی ہنڈیاں وصول کیں۔ انگریز سے تخلیہ میں دو دو گھنٹے باتیں
کیں۔ فرمائیے یہ انگریز دوستی آپ کے شہیدین نے کی یا بریلوی جماعت نے بریلوی
جماعت کے مولانا فضل امام اور مولانا عبدالحق اور مولانا عنایت علی مصنف علم الصیغ
نے مخالفت کا جذبہ پیدا کیا اور انگریز سے جہاد کی تیاری کی تو آپ کے شہیدین نے
عدم جہاد کا فتویٰ صادر کر کے مسلمانوں کو ٹھنڈا کر دیا اور ان حضرات کو انگریزوں کی

درج کئے دیتے ہیں۔ سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ سنی المذہب
عورت بالغہ کا نکاح زید شیعی مذہب کے ساتھ برضائے شرعی باپ کی تولیت میں ہوگیا۔ دریافت طل

کی طرف سے سزائیں ہوئیں۔

مولوی فردوس شاہ نے اس موضوع کو چھیڑ دیا ہے تو اور سُن لیجئے:۔
تذکرۃ الرشید حصّہ اوّل ص۸ پر جناب گنگوہی کہتے ہیں:۔

"جب میں حقیقت میں سرکار (برٹش) کا فرمانبردار رہا۔ ان جھوٹے الزام سے
میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو
چاہے کرے،،۔ فرمائیے جناب! یہ انگریز دوستی کس کا شعار ہے۔ یہ کس کے سامنے
اطاعت کا سر جُھک رہا ہے اور کس کو اپنا مالک کہا جا رہا ہے۔

اور سُنیئے اسی تذکرۃ الرشید حصّہ اوّل ص۷۴ میں ہے:۔
"بعض کے سروں پر موت کھیل رہی تھی اور انہوں نے کمپنی کے امن و عافیت کا
زمانہ قدر کی نگاہ سے نہ دیکھا اور اپنی رحمدل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا۔"
فرمائیے جناب یہ انگریز کی دوستی ہے یا نہیں کہ اس کے خلاف قدم اُٹھانے
کو باغی ہونے کا فتویٰ دیا جائے۔

اور سنئے اور دیکھئے کتاب مکالمۃ الصدرین مرتبہ طاہر احمد قاسمی مطبوعہ رحمانی پریس
محلہ گڑھیا دہلی ص۸ پر ہے:

"مولانا حفظ الرحمٰن (سیوہاروی ناظمِ اعلیٰ جمعیۃ العلماء ہند دہلوی) نے کہا: الیاس صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو ابتداءً حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب
کچھ روپیہ ملتا تھا پھر بند ہوگیا۔"
فرمائیے جناب نام تبلیغی جماعت اور کام تبلیغ کلمہ و نماز اور عالم بھر میں شور
مگر انگریز کے وظیفہ خوار۔ فرمائیے یہ انگریز دوستی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟
اور سُنیئے اور دیکھئے اسی مکالمۃ الصدرین کے صفحہ ۱۰/۱۱ پر ہے۔

یہ امر ہے کہ سنی و شیعہ کا تفرقِ مذہب نکاح جیسا کہ ہندوستان میں شائع ہے عند الشرع صحیح ہوتا
ہے یا نہیں؟ الجواب: نکاح منعقد ہوگیا۔ لہٰذا اب اولاد ثابت النسب ہے اور صحبت حلال۔
(امداد الفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۲۴)

"شبیر احمد دیوبندی صدر جمعیۃ العلماء اسلام کلکتہ نے مولوی حفظ الرحمٰن کے جواب میں کہا کہ دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے اور آپ کے مسلّم بزرگ اور پیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سُنا گیا کہ ان کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے"

قارئین کرام! یہ تاریخی حوالے ان کتابوں کے ہیں جن کے مصنف بھی دیوبندی انہیں کی زبان سے واضح ہوگیا کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی انگریز کے ایجنٹ تھے انہ نے انگریز سے جہاد کو حرام قرار دیا اور سکھوں سے جہاد کا ڈھونگ رچا کر سب سے پ مسلمانانِ یاغستان پر حملہ آور ہوئے۔ دیوبندیوں نے جو اسلام کے نام پر جو تحریک چلائیں ان میں انگریز کا ہاتھ تھا۔ مولوی اشرف علی تھانوی کو چھ سو روپے ماہوار کی طرف سے ملتا تھا۔ تبلیغی جماعت کو بھی انگریز وظیفہ دیتے تھے۔ ان حقائق کے ہوتے بھی مصنف چراغِ سنت کا اعلیٰ حضرت کو انگریز کا ایجنٹ کہنا کہاں تک صحیح ہے

عبارت تحذیر النّاس

مصنّف چراغِ سنت نے عبارت تحذیر النا
مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی کے متعلق لکھا ہے

یہ عبارت بالکل بے غبار ہے۔ اس میں کوئی شرعی خرابی نہیں ہے۔ مولوی قاسم نے آیت خاتم النبیّن کے جو معنیٰ بیان کئے ہیں۔ اس سے حضور اکرم کی فضیلت دوبالا ہوجاتی دوم اعلحضرت بریلوی نے اس عبارت میں تراش خراش کی ہے۔ چھوٹے چھوٹے ٹکڑ صـ۱۴، صـ۲۸، صـ۳ سے لے کر یکجا جمع کر دیئے ہیں اور اس طرح تحریف سے کام لے کر فتویٰ کفر تیار کیا۔ (چراغ سنت صـ۱۲۵)

قارئین کرام! یہ ہے مصنّف چراغِ سنت کی تحریر کا خلاصہ۔ گو مصنّف نے اپنی

اور کمال یہ ہے کہ خود مولوی فردوس علی شاہ نے اپنے رسالہ "الصلوۃ والسلام" کے صفحہ ۸ پر شیعوں کو ایک اسلامی فرقہ قرار دیا ہے اور چراغ سنت کے صـ۴ پر شیعوں کے اتحاد کو ایک قابل قدر جذبہ قرار د

ت کو بڑی لن ترانیوں اور سخت کلامیوں کے ساتھ لکھا ہے اور اعلحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ و ظالم، کمینہ، اٹھائی گیرہ، دھوکے باز، جعلسانہ، قصاب، لکڑ ہارا، فریبی، ظالم، رزا قادیانی سے زیادہ فریبی، انگریز کا ایجنٹ وغیرہ لکھا ہے۔ (دیکھو چراغ سنت صـ۱۲۵ تا صـ۱۲۷)

اگرچہ ہم بھی چراغِ سنت کے مصنف کی اس سخت کلامی کا ترکی بہ ترکی جواب ے سکتے ہیں مگر چونکہ ہمارا مقصد نہ طعن و تشنیع ہے اور نہ الفاظ کے چکر میں عوام پھنسا کر فریب دینا ہے اس لئے انسانیت کے ساتھ صرف اصل جواب پر اکتفا کرتے ہیں۔

ا: یہ محض افتراء ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ نے عبارت تحذیر الناس میں تحریف ہے! البتہ جو عبارتیں قابلِ اعتراض تھیں ان کو یکجا جمع کر دیا ہے۔ جس سے مفہوم میں کچھ رق نہیں پڑتا اور قاعدہ بھی یہی ہے کہ ایک کتاب میں جو بات قابلِ اعتراض ہوتی ہے ں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ عبارت کے ان ٹکڑوں کو خواہ یکجا لکھ دیجئے یا باقی کتاب کے مضمون ساتھ ملا کر لکھ لیجئے وہ ہر صورت قابلِ اعتراض رہتے ہیں جیسا کہ ہم ابھی ثابت کریں گے حال پہلے ہم اصل عبارت تحذیر الناس کو مع تشریح کے پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد نف چراغِ سنت نے جو خامہ فرسائی کی ہے اس کا جواب دیں گے۔

قارئین کرام سے التماس ہے وہ بغور مطالعہ کریں۔ مولوی قاسم نانوتوی اپنی کتاب یر الناس کے صـ۳ پر لکھتے ہیں:۔

> عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقامِ مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

صاحب اگر یہ فرقہ اسلامی ہے اور اہلِ فرقہ مسلمان ہیں اور ان کا اتحاد قابلِ قدر ہے تو پھر بریلویوں پر ...ن والزام کا کیا معنیٰ؟ شاہ صاحب کتنے افسوس کا مقام ہے کہ ماتم کریں تو آپ شیعوں کے ہاتھ کا ذبیحہ